لَا یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْٓ اَیْمَانِكُمْ (اللہ تمہاری لغو قسموں پر تمہیں نہیں پکڑے گا)

پچھلی آیت میں قسم کھانے کے بارے میں بات جو سوچ سمجھ کر لی جاتی ہے - اگر اس طرح کی قسمیں توڑنا ہے تو اسکا کفارہ دینا ہوگا - اور اگر اچھائی نہ کرنے کی قسم کھائی ہو تو اسے توڑ کر کفارہ ادا کیا جائے ورنہ گنہگار ہوگے - اب اس آیت میں بھی قسم کھانے کی بات کی گئی لیکن ایسی قسم جو بلا ارادہ یا بلا سوچے سمجھے عادتاً کھائی جائے - پھر اس آیت کے بعد ارادے اور سوچ سمجھ کر قسم کھانے کی بات آئیگی جیسے ایلاء کہتے ہیں - جو ایک طرح سے طلاق ہی ہے - اسکے بعد طلاق کے مسئلے آئینگے - اس طرح پچھلی اور اگلی آیتوں کا ربط بلا ارادہ اور ارادے کے ساتھ قسم کھانے کا ہے - اور پیچھے جائینگے تو نکاح کے بارے میں کہ کس سے شادی کی جائے اور کس سے نہیں - پھر نکاح کے بعد کے کچھ آداب اور قاعدے بتلائے گئے - پھر وعدے / قسم میں سنجیدگی (seriousness) اور زندگی میں سب سے زیادہ سنجیدہ وعدہ / قسم (serious promise) نکاح میں لیا جاتا ہے - کبھی کبھار لوگ نکاح کو طلاق (جس میں وعدے کو توڑا جاتا ہے) یا قسم کے ذریعے توڑ دیتے ہیں - پھر اللہ نے بتایا کہ صحیح طلاق کا طریقہ کیا ہے -

لغو ← اسی بات جو بغیر سوچے سمجھے کی جائے - (تکیہ کلام)

لغو قسم کی وضاحت عائشہؓ کی حدیث سے ملتی ہے - **بخاری ←** عائشہؓ نے کہا کہ یہ آیت "لَا، وَاللّٰهِ بَلٰی وَاللّٰهِ" (بے ساختہ جو قسمیں عادت بنالی جاتی ہیں) کے بارے میں نازل ہوئی تھی -

لوگ عادتاً اللہ کی قسم کھاتے ہیں - آج بھی عرب وَاللّٰهِ یا بَلٰی وَاللّٰهِ اس طرح کی قسم بات بات پر کھاتے رہتے ہیں حالانکہ وہ بلا ارادہ کہہ رہے ہوتے ہیں - تو ایسی قسمیں جو بغیر سوچے تکیہ کلام کے طور پر کھائی جاتی ہے - اس پر پکڑ نہیں ہے - کیونکہ یہ بے معنی فضول قسمیں ہیں - اسی لیے آخرت میں اللہ ایسی قسموں کی وجہ سے پکڑ نہیں کریگا اور دوسری بات دنیا میں پکڑ نہیں ہے یعنی اسکا کوئی کفارہ نہیں ادا کرنا ہوگا - لیکن اسکا مطلب یہ نہیں کہ اس طرح کی لغو قسموں کو تکیہ کلام بنالے بلکہ اس عادت کو توڑ دینا چاہیے کیونکہ اللہ کے پسندیدہ بندے جو کامیاب ہونے والے ہیں ان کے بارے میں کہا گیا **المؤمنون ←** وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ (اور جو لغویات سے منہ موڑ لیتے ہیں) - چونکہ لغو پسندیدہ نہیں ہے اسلیے اس سے بچنا ہے -

وَلٰكِنْ یُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ (لیکن وہ ان قسموں پر تمہیں ضرور پکڑے گا جو تمہارے دلوں نے کمایا)

دل کے ارادے کے ساتھ اگر کسی نے قسم کھائی ہے تو اس پر پکڑ ہے - جیسے کسی نے سوچے سمجھے دل کے ارادے کے ساتھ یہ قسم کھائی کہ میں فلاں کام نہیں کروں گا لیکن اس نے وہ کام کر لیا تو پھر اسکی پکڑ ہوگی -

المائدۃ: 89 ← (اللہ تمہاری قسموں میں لغو قسم پر تم سے مؤاخذہ نہیں کریگا - لیکن پختہ قسموں پر (جن کے خلاف کروگے) مؤاخذہ کریگا...) یعنی جو قسمیں تم نے دل کے پکے یقین کے ساتھ کھائی ہے پھر اگر اسے توڑوگے تو اسکی پکڑ ہے - اگر دنیا میں اس نے کفارہ ادا نہیں کیا تو اس گناہ کی وجہ سے آخرت میں سزا ملے گی -

بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ سے پتہ چلتا ہے کہ دل کی بھی کمائی ہوتی ہے - دل کے اعمال سے بندوں کو ثواب ملتا ہے اگر اچھے کام کرے اور گناہ بھی ہوتا ہے اگر برے اعمال کرے -

دل کے دو طرح کے اعمال ہوتے ہیں:

1) **حَدِیْثُ الْقَلْبِ (دل کی باتیں) : ←** دل میں بغیر ارادے کے کچھ نہ کچھ باتیں آجائے مثلاً نعوذ باللہ یہ بات آجائے کہ اللہ کو کس نے بنایا... ایسی باتیں آجائے تو فوراً تعوذ پڑھ کر استغفار کرنا چاہیے - یہ کفریہ خیال چونکہ غیر اختیاری ہوتا ہے اسلیے اس پر پکڑ نہیں ہے -

2) **كَسْبُ الْقَلْبِ (دل کی کمائی) : ←** بعض اوقات دل کے ارادے سے کچھ باتیں دل میں آجاتی ہے جو دل کا باقاعدہ عمل ہوتا ہے - جیسے نیت دل کا عمل ہے - نیت پر ثواب بھی ملتا ہے اور گناہ بھی ہوتا ہے - انسان سوچ سمجھ کر یہ کام کر رہا ہوتا ہے - اسلیے دل میں باقاعدہ غلط نیت ہے تو اس پر پکڑ ہوگی -

قسم کے بارے میں خلاصہ :-

1) اگر ایسی قسم کھالے جس میں اس نے نیکی نہ کرنے کا ارادہ کیا ہے تو ایسی قسم توڑ کر وہ نیکی کرے
2) اگر ایسی قسم کھالے جس میں اس نے گناہ کرنے کا ارادہ کیا ہے تو ایسی قسم توڑ کر وہ توبہ کرے
3) اگر ایسی قسم کھالی جو جائز تو ہے لیکن اس میں خیر نہیں ہے تو اسے توڑ کر خیر والا کام کرلے
4) اگر لغو قسم کھالی تو اس پر کوئی پکڑ نہیں ہے -

قسم کے اقسام :

1) **الیمین الغموس** (جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانا) :- **غموس** یعنی ڈبونے والی قسم - اسے غموس اسلیے کہتے ہیں کہ یہ انسان کو جہنم میں ڈبو دیتی ہے - مثلاً کوئی شخص یہ کہے کہ اللہ کی قسم میں نے فلاں کام نہیں کیا حالانکہ اس نے وہ کام کیا ہوتا ہے - ایسی قسم میں توبہ کرنا چاہیے کیونکہ وہ جھوٹ بول رہا ہے - اس پر اسکی پکڑ ہے -

2) **الیمین اللغو** (جو قسم بلا ارادہ کھائی جائے) :- بغیر ارادے کے بات بات پر عادتاً اللہ کی قسم یا وَاللّٰهِ یا بَلٰی وَاللّٰهِ یا swear کا کہنا - اس پر پکڑ تو نہیں لیکن اس عادت کو چھوڑنا چاہیے - کیونکہ مومن بندے لغو باتوں سے شریفانہ طور پر گزر جاتے ہیں - انھیں لغو میں کوئی دلچسپی نہیں ہوتی - لغو قسم میں یہ بھی آتا ہے کہ انسان جب قسم کھاتا ہے تب سمجھ رہا ہوتا ہے کہ وہ سچ کہہ رہا ہے لیکن بعد میں اسے پتہ چلتا ہے کہ وہ درست نہیں تھا - جیسے کوئی قسم کھا کر کہے کہ فلاں آدمی نے جھوٹ بولا ہے حالانکہ اس نے جھوٹ نہیں بولا تھا - چونکہ یہ قسم لاعلمی میں کھائی گئی اسلیے اس پر پکڑ نہیں ہے -

3) **الیمین المنعقدۃ** (منعقد شدہ قسم) :- جو ارادے کے ساتھ پکی قسم کھائی جائے - اس قسم کو توڑنے کی صورت میں کفارہ دینا ہوگا -

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ (اور اللہ بہت بخشنے والا اور بہت بردبار ہے)

غَفُوْرٌ ← جو گناہ بھول چوک میں ہوتے ہیں یا بے اختیاری میں ہوتے ہیں انھیں اللہ معاف کر دیگا - اسی طرح انسان کے دل کی بعض کمائی جو بے اختیاری ہے چونکہ وہ کوشش کے باوجود ہو جاتے ہیں اسے معاف کرنے والا ہے - اسی طرح غلط قسم توڑ کر کفارہ ادا کرنے پر اللہ معاف کرتا ہے -

حَلِیْمٌ ← انسان کے گناہ پر اللہ فوراً نہیں پکڑتا - یہ کبھی نہیں ہوتا ہے کہ کوئی گناہ کر رہا ہو تو اللہ اسے فوراً پکڑ کر ختم کر دے یا اسے پٹخ دے -